Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

عشرہ وقف جدید نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ٹیلیفون نمبر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۱۵ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۱۴ احسان ۱۳۵۵ہش ۱۴ جون ۱۹۷۶ء	نمبر ۱۳۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا کرے اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ربوہ ۱۴ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

کل شدید گھبراہٹ کی تکلیف رہی اور ضعف بھی رہا۔

احباب خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کے نہایت قیمتی اور مبارک وجود کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے ۔ آمین

---

۹ جون ۱۹۷۶ء کو محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے بمقام سمن آباد لاہور سید مقصود احمد شاہ صاحب ابن محترم سید مسعود مبارک شاہ صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز کا نکاح محترمہ روبینہ متین صاحبہ بنت مکرم ملک عبد الرحیم صاحب آف قصور حال سمن آباد لاہور سے ہمراہ ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

عشرہ وقفِ جدید کی رپورٹیں جلد بھجوائیں

احباب جماعت نے ۲۹ مئی سے ۷ جون تک عشرہ وقفِ جدید پورے اخلاص اور جوش و خروش سے منایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس سلسلہ میں سیکرٹری صاحبان وقفِ جدید سے گزارش ہے کہ وہ براہِ مہربانی وقفِ جدید کے بارہ میں اس عشرہ کی ساعی جمیلہ اور ان کے نیک نتائج کی رپورٹ فوری طور پر دفتر وقفِ جدید کو بھجوا دیں۔

سیکرٹری صاحبان مال سے گزارش ہے۔ وہ براہِ مہربانی وقفِ جدید کے چندہ جمع شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں ارسال فرما دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظم مال وقفِ جدید

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی تمام قوتوں کو موقع اور محل کے مطابق استعمال کرنے کا نام خُلق ہے

یہ خیال درست نہیں کہ صرف حلیمی نرمی اور انکساری کا نام ہی خُلق ہے

"عوام الناس خیال کرتے ہیں کہ خُلق صرف حلیمی اور نرمی اور انکساری کا نام ہے یہ اُن کی غلطی ہے۔ بلکہ جو کچھ بمقابلہ ظاہری اعضاء کے باطن میں انسانی کمالات کی کیفیتیں رکھی گئی ہیں اُن سب کیفیتوں کا نام خُلق ہے۔ مثلاً انسان آنکھ سے روتا ہے اور اُس کے مقابل پر دل میں ایک قوتِ رقت ہے وہ جب بذریعہ عقل خداداد کے اپنے محل پر مستعمل ہو تو وہ ایک خُلق ہے۔ ایسا ہی انسان ہاتھوں سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہے اور اس حرکت کے مقابلہ میں دل میں ایک قوت ہے جس کو شجاعت کہتے ہیں۔ پس جب انسان محل پر اور موقعہ کے لحاظ سے اس قوت کو استعمال میں لاتا ہے تو اُس کا نام بھی خُلق ہے۔ اور ایسا ہی انسان کبھی ہاتھوں کے ذریعہ سے مظلوموں کو ظالموں سے بچانا چاہتا ہے یا ناداروں اور بھوکوں کو کچھ دینا چاہتا ہے یا کسی اور طرح سے بنی نوع کی خدمت کرنا چاہتا ہے اور اس حرکت کے مقابلہ پر دل میں ایک قوت ہے جس کو رحم بولتے ہیں۔ اور کبھی انسان اپنے ہاتھوں کے ذریعہ سے ظالم کو سزا دیتا ہے اور اس حرکت کے مقابل پر دل میں ایک قوت ہے جس کو انتقام کہتے ہیں۔ اور کبھی انسان حملہ کے مقابلہ پر حملہ کرنا نہیں چاہتا اور ظالم کے ظلم سے درگزر کرتا ہے اور اس حرکت کے مقابلہ پر دل میں ایک قوت ہے جس کو عفو اور صبر کہتے ہیں۔ اور کبھی انسان بنی نوع کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنے ہاتھوں سے کام لیتا ہے یا پیروں سے یا دل اور دماغ سے اور اُن کی بہبودی کے لئے اپنا سرمایہ خرچ کرتا ہے تو اس حرکت کے مقابلہ پر دل میں ایک قوت ہے جس کو سخاوت کہتے ہیں پس جب انسان ان تمام قوتوں کو موقع اور محل کے لحاظ سے استعمال کرتا ہے تو اُس وقت اُس کا نام خُلق رکھا جاتا ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی تُو ایک بزرگ خلق پر قائم ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۸-۱۹)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ احسان ۱۳۵۵ ھش

۱۴ جون ۱۹۷۶ء

بعثتِ ماموریں کا ایک بنیادی سبب

خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کو اصلاح خلق کی غرض سے اُس وقت ہی مبعوث کرتا ہے جب لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں حد سے گزر جاتے ہیں اور گناہوں کے ارتکاب میں انہیں قطعاً کوئی عار محسوس نہیں ہوتی۔ اب چونکہ گناہوں کے ارتکاب میں دلیری ایمان بالآخرۃ کے انکار یا اس میں از حد کمزوری واقع ہو جانے کے باعث ہوتی ہے اسلئے ایمان بالآخرۃ کا وسیع پیمانہ پر انکار ماموریں الٰہی کی بعثت کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے ازمنۂ گزشتہ کی نافرمان قوموں کے احوال بیان کرتے ہوئے جن کی طرف اس نے اپنے رسول مبعوث کئے اس امر کا بطورِ خاص ذکر کیا ہے کہ وہ اِس بات کی سرے سے قائل نہیں رہی تھیں کہ انسانوں کو مرنے کے بعد پھر زندہ کیا جائے گا اور ان سے ان کے اعمال کی باز پرس ہوگی۔

مثال کے طور پر حضرت نوح علیہ السلام جس قوم کی طرف بھیجے گئے تھے وہ ایک مشرک قوم تھی۔ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی ہستی کے قائل نہ تھے بلکہ اپنے خود ساختہ بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ اور اس بات کو تسلیم نہیں کرتے تھے کہ مرنے کے بعد وہ دوبارہ اُٹھائے جائیں گے اور انہیں اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا اسی لئے حضرت نوح علیہ السلام نے جب خدائے واحد کی ہستی پر ایمان لانے اور اُسی کی پرستش کرنے کی طرف دعوت دی تو ساتھ ہی اُن پر یہ بھی واضح کیا کہ مرنے کے بعد انہیں خدا کی طرف لوٹایا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے جہاں انہیں بتوں کی پرستش سے منع کیا وہاں ساتھ ہی خدائے واحد پر ایمان لانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا هُوَ رَبُّكُمْ قف وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞ (ھود آیت ۳۵) یعنی وہ (خدائے واحد ہی) تمہارا رب ہے اور تم اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اسی طرح آپ نے انہیں آخرت پر ایمان لانے کی تلقین کرتے ہوئے مزید فرمایا وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۞ (سورہ نوح آیات ۱۸، ۱۹) یعنی اللہ ہی نے زمین سے تم کو پیدا کیا اور نشوونما بخشی، پھر وہ تم کو لوٹا کر اسی میں لے جائے گا اور تم کو اسی سے نکالے گا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی پرلے درجہ کی نافرمان اور متکبر قوم نے آپ کی ہر بات کو جھٹلایا اور نہ صرف آپ کی تکذیب کی بلکہ آپ کی مخالفت کرنے اور آپ کو ہر قسم کا دُکھ دینے میں انتہاء کردی اور وہ اپنے ان مظالم کی وجہ سے ہی غرق کئے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ المومنون میں بتایا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد بھی پے در پے رسول مبعوث کئے گئے۔ اپنے اپنے وقت میں ان رسولوں کی مخالفت اس بناء پر کی گئی کہ وہ توحید باری کے ساتھ ساتھ حیات اخروی پر ایمان لانے اور اس کے مطابق اس دنیا میں نیک اعمال بجالانے کی تعلیم دیتے تھے جبکہ ان کی قوموں کے لوگ آخرت اور جزا سزا پر ایمان لا کر اُن گناہوں سے باز آنے کے لئے تیار نہ تھے جن میں وہ ملوث تھے اس لئے انہوں نے حیات الآخرۃ کے عقیدے کی بناء پر ہی ان رسولوں کی شدید مخالفت کی اور انہیں طرح طرح کی اذیتیں پہنچا کر انہیں ان کے مشن میں ناکام کرنے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان اقوام کی اس روش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۞ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۞ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۞ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۞ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۞ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۞ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۞ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۞ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۞ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۞ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۞ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۞ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۞ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۞

(المؤمنون آیات ۳۲ تا ۴۵)

ترجمہ:- پھر ہم نے ان (یعنی قوم نوح) کے بعد کئی قومیں پیدا کیں اور ہم نے ان میں انہی میں سے رسول بھیجا (یہ پیغام دیتے ہوئے) کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اُس کے سوا تمہارا کوئی اَور معبود نہیں۔ کیا تم اس کے ذریعہ سے اپنے آپکو ہلاکت سے بچاتے نہیں؟ اور اس (نئے رسول) کی قوم میں سے جنہوں نے کفر کیا تھا اور بعد الموت (خدا سے ملنے) کا انکار کیا تھا اور جن کو ہم نے اس دنیا کی زندگی میں مالدار بنایا تھا ان کے سرداروں نے کہا یہ تو تمہارے جیسا ایک آدمی ہے اُنہی (کھانوں) میں سے کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور اُنہی (پانیوں) میں سے پیتا ہے جو تم پیتے ہو اور اگر تم اپنے جیسے ایک آدمی کی بات مانو گے تو تم گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ کیا وہ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی ہو جاؤ گے اور ہڈیاں بن جاؤ گے تو تم (پھر زندہ کرکے) نکالے جاؤ گے۔ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ عقل سے بہت ہی دُور ہے اور ماننے کی بات نہیں۔ زندگی تو ہماری صرف اسی دنیا کی زندگی ہے، ہم کبھی مُردہ حالت میں ہوتے ہیں اور کبھی زندہ حالت میں، اور ہم کبھی مرنے کے بعد دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں گے۔ یہ تو صرف ایک اکیلا شخص ہے جو اللہ پر جھوٹا افتراء کرتا ہے اور ہم اس (کی باتوں) کو کبھی نہیں مانیں گے۔ (اس پر) اُس نے کہا اے میرے رب! ان لوگوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے پس تو میری مدد کر۔ (تب خدا نے فرمایا) یہ لوگ تھوڑے ہی عرصہ میں شرمندہ ہو جائیں گے۔ اور اُن کو ایک عذاب نے پکڑ لیا جس کی پختہ خبر دی گئی تھی اور ہم نے انکو ٹوٹا کرکٹ بنا دیا اور (فرشتوں کو حکم دیا کہ) ظالموں کیلئے خدا کی لعنت (مقدر کر دو) پھر ان کے بعد ہم نے کئی اَور قومیں پیدا کیں۔ کوئی قوم اپنی مدت سے آگے نہیں گزرتی اور نہ ہی اس سے پیچھے رہ (کر بچ) سکتی ہے۔ پھر ہم نے اپنے رسول متواتر بھیجے۔ جب کبھی کسی قوم کے پاس اس کا رسول آتا تھا وہ اسی کو جھٹلاتے تھے۔ پس ہم ان میں سے بعض کو بعض کے پیچھے بھیجتے چلے جاتے تھے (یعنی قوموں کو ہلاک کرتے جاتے تھے) اور ہم نے ان سب کو گزشتہ افسانے کرکے رکھ دیا اور (ان کے متعلق فرشتوں کو حکم دیا کہ) جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے لئے خدا کی لعنت (مقدر کر دو)۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ وسیع پیمانہ پر حیات الآخرۃ کا انکار بہت ہی بڑے روحانی فساد و بگاڑ پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اسکے نتیجہ میں ہی گناہوں کے ارتکاب پر دلیری پیدا ہوتی ہے اور یہی وہ صورتِ حال ہوتی ہے جو بعثتِ ماموریں کا ایک بنیادی سبب بنتی ہے۔ موجودہ زمانہ کی ایک بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ قریباً تمام مغربی اقوام مادہ پرستی کے زیر اثر خدا تعالیٰ کی ہستی اور حیات الآخرۃ کے عقیدے سے یکسر دستکش ہو چکی ہیں اور انکے نقش قدم پر چلتے ہوئے خود مسلمان اقوام بھی اسی رَو میں بہی چلی جا رہی ہیں۔ ضرور تھا کہ اس آخری زمانہ میں جو گمراہی و ضلالت کے آخری دَور کی حیثیت رکھتا ہے ایسا ہی ظہور میں آتا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اس آخری زمانہ میں اپنی اُمت کے اندر مہدی علیہ السلام کے ظہور کی بشارت اسی لئے دی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور آخرت پر از سرِ نو زندہ ایمان پیدا کرکے اسلام کو دُنیا میں غالب کریں اور اس طرح کُل اقوام عالم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے دینِ واحد یعنی اسلام پر جمع کرکے اس دنیا کو حق و صداقت سے معمور کر دیں اور تاریکی میں لپٹی ہوئی یہ دُنیا اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا اور اب مہدی معہود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ غلبۂ اسلام پر منتج ہونے والا موعودہ انقلاب عظیم بتدریج رُونما ہوتا چلا آ رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت شوہر

مکرم مرزا محمد یوسف صاحب نیر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم نیجر کی

(۲)

استیعاب کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ کو خدیجہؓ سے اتنی محبت تھی کہ اُن کی وفات کے بعد جب کبھی گھر میں اُن کا تذکرہ ہوتا تو جب تک آپؐ ان کی تعریف نہ کر لیتے گھر سے باہر تشریف لے جاتے۔ کہتے ہیں محبت کے تقاضے کچھ اور ہی ہوتے ہیں۔ جس سے محبت ہو اس کی اگر کوئی نشانی مل جائے یا یاد آ جائے تو انسان بے قرار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک واقعہ پیش خدمت کرتا ہوں۔

نبوت سے قبل آپ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی شادی ابوالعاص بن ربیع سے ہوئی تھی۔ یہ حضرت خدیجہؓ کا بھانجا تھا۔ ہجرت کے بعد تک وہ عقیدہ پر ایمان نہ لایا۔ جنگ بدر میں کفار کی طرف سے لڑنے کے لئے آیا اور گرفتار ہو گیا۔ اس نے حضرت زینبؓ کو لکھا کہ اگر پیسے کا انتظام کر سکو تو جلد بھجوا دو تا میں فدیہ دیکر جلد مکہ پہنچ جاؤں۔ آپؓ کے پاس پیسے تو نہیں تھے البتہ ایک ہار تھا جو حضرت خدیجہؓ نے اپنی بیٹی کو جہیز میں عطا فرمایا تھا وہی ارسال کر دیا۔ یہ ہار جب ابوالعاص نے بطور فدیہ پیش کیا تو اسے دیکھتے ہی حضرت خدیجہؓ یاد آ گئیں اور آپؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں آپؐ کے سامنے پچیس برس قبل کا وہ سماں آ گیا جب آپؐ نے یہی ہار اپنی پیاری بیوی کے گلے میں دیکھا تھا۔ اس پر آپؐ نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر کھڑے ہو کر گلوگیر آواز میں کہا کہ یہ ہار ابوالعاص کے فدیہ میں اس کی بیوی اور میری بیٹی نے بھجوایا ہے۔ یہ ہار اُس کی والدہ حضرت خدیجہؓ نے دیا تھا۔ اے مسلمانو! یہ تمہارا مال ہے اگر تم چاہو تو بیٹی کو اس کی ماں کی نشانی واپس کر دو۔ تو اس وقت تمام صحابہؓ کی گردنیں ارشاد نبوی میں جھک گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ مختار ہیں آپ کو اس کی کیا ضرورت تھی۔ اس پر وہ ہار حضرت زینبؓ کو بھجوا دیا اور ابوالعاص سے یہ شرط طے پائی کہ میری بیٹی کو مدینہ بھجوا دو تو تم آزاد ہو۔

علاوہ محبت کی فراوانی کے اس واقعہ سے حضور کے اخلاص پر روشنی پڑتی ہے کہ آنحضورؐ نے ایک ہار بھی بغیر مسلمانوں کی اجازت کے اپنی بیٹی کو نہ دیا جو اس کی ماں کی یادگار کے طور پر اس کے پاس تھا۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی گیارہ بیویاں تھیں۔ آپؐ ہر ایک سے محبت سے پیش آتے تھے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے حسن کی وجہ سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ کوئی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں تو ام المساکین کے نام سے موسوم ہوتیں یعنی سخاوت کے میدان میں سبقت لے جانے کی کوشش کی اگر کوئی علم کے لحاظ سے بہتر تھیں تو دوسری طرف علم و فضل تعلق میں زیادہ پایا جاتا تھا۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے محبت بھی اسی وجہ سے تھی کہ آپ نہایت فہیم ذہین، فصیح اور فقیہہ تھیں علم و تبلیغ کی اشاعت کی استعداد آپ میں فطری طور پر پائی جاتی تھی قوت اجتہاد بدرجہ کمال آپ میں موجود تھی۔

محبت کے بارہ میں حضور کمال حد تک احتیاط فرماتے ہر ایک بیوی سے مساوات کا سلوک ہوتا اور پھر بھی ہمیشہ دعا کرتے کہ:

"اللھم ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک"

(نسائی کتاب عشرۃ النساء باب حب النساء)

یعنی اے خدا یہ میری تقسیم اور مساوات ہے (اور اس میں میں مساوات کا سلوک کرتا ہوں) لیکن جو میرے امکان سے باہر ہے اس کی تو پردہ پوشی فرما۔

مساوات و ادائیگی حقوق

آپ نے صنف نازک کے حقوق کا ہمیشہ خیال رکھا اور نہ صرف خود ہی خیال رکھا بلکہ بار بار لوگوں کو تلقین کرتے رہے تا یہ عورت اپنی کمزوری کی وجہ سے ظلم کے پاٹ میں نہ پستی رہے آپ نے ایک جگہ فرمایا:

"انی احرج علیکم حق الضعیفین الیتیم والمرأۃ"

(مستدرک حاکم جلد اول ص۶۳)

پھر مزید وضاحت کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقعہ آپ نے کثیر تعداد لوگوں پر اس مسئلہ کی اہمیت واضح فرمائی

"فاتقوا اللہ فی النساء فانکم اخذتموھن بامان اللہ واستحللتم فروجھن بکلمۃ اللہ ولکم علیھن ان لا یوطئن فرشکم احدا تکرھونہ فان فعلن ذالک فاضربوھن ضربا غیر مبرح ولھن علیکم رزقھن وکسوتھن بالمعروف"

(صحیح مسلم باب حجۃ النبی)

فرمایا کہ اے لوگو! عورتوں کے معاملہ میں پرہیزگاری سے کام لو تمہارے کچھ حقوق بیویوں پر ہیں اور تمہاری بیویوں کے کچھ حقوق تم پر ہیں ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ عفت کی زندگی بسر کریں اور ایسا طریق اختیار نہ کریں جس سے خاوندوں کی قوم میں بے عزتی ہو اگر وہ ایسا کریں تو تم (جیسا کہ قرآن مجید کی ہدایت ہے کہ باقاعدہ تحقیق اور عدالتی فیصلہ کے بعد ایسا کیا جا سکتا ہے) انہیں سزا دے سکتے ہو۔ مگر اس میں بھی سختی نہ کرنا۔ لیکن اگر وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرتیں تو تمہارا کام یہ ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کی خوراک اور لباس وغیرہ کا انتظام کرو۔ نان و نفقہ کی ادائیگی کے متعلق حضورؐ کا اپنا طرز عمل بھی بہت عمدہ اور منصفانہ تھا۔ ایک روایت ہے

عن ابن عمر قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر بشطر ما یخرج منھا من ثمر او زرع فکان یعطی ازواجہ کل سنۃ مائۃ وسق ثمانین وسقا من تمر وعشرین وسقا من شعیر"

(بخاری کتاب المغازی)

ابن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت رسول کریمؐ خیبر کی آمد میں سے ہر بیوی کو سالانہ سو وسق اناج دیتے تھے جن میں سے ہر عورت کو اسی وسق کھجور اور بیس وسق جو ملتے تھے۔

آپؐ نے اپنی بیویوں کو اور حقوق دینے کے علاوہ یہ حق بھی دیا کہ اگر تم میرے پاس تکلیف میں ہو اور تم کو دنیاوی مال کی ضرورت ہے تو تمہیں اختیار ہے کہ تم مجھ کو چھوڑ کر علیحدگی اختیار کر لو۔ واقعہ تخییر کو کون نہیں جانتا لیکن قربان جاؤں ان پاکیزہ ہستیوں پر جنہوں نے بارگاہ نبوت سے براہ راست اکتساب کیا تھا اور نور نبوت سے ان کی چشم بصیرت وا ہو گئی تھی۔ دنیا کا مطالبہ ترک کر دیا اور کہا یا رسول اللہ ہمیں ان دنیاوی اموال کی پرواہ نہیں۔ ہمیں تو وہ روحانی خزائن چاہئیں جن کو تقسیم کرنے کے لئے آپ کو مبعوث کیا گیا ہے۔ اس سے یہ خیال کرنا درست نہیں ہے کہ حضورؐ نے بیویوں کے اخراجات پورے نہیں کئے۔ آپؐ نے تو پورے کئے لیکن انہوں نے برضا و رغبت ان اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس جہان کی بجائے آخرت میں اموال کو جمع کیا۔ جہاں تک بیویوں سے حسن سلوک کا تعلق ہے تو اس کے متعلق یہی حدیث کافی ہے کہ

"عن عائشۃ رضی اللہ عنھا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انصرف من العصر دخل علی نسائہ فیدنو من احدھن"

(بخاری کتاب النکاح باب دخول الرجل علی نسائہ)

یعنی حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے فارغ ہو کر اپنی تمام بیویوں کے پاس جاتے تھے یعنی باریوں کے علاوہ جو ہر ایک بیوی کی ایک دن مقرر ہوتی آپ روزانہ عصر کے بعد ایک چکر تمام گھروں کا لگاتے تا اگر کسی کو کوئی ضرورت ہو تو وہ پوری کی جائے۔ آپ کا بیویوں سے مساوات کا سلوک یقیناً آپ کے کردار کی بلندی کو ظاہر کرتا ہے۔ آپؐ نے حسب امکان ہر بیوی کے حقوق ادا کئے اور مساوات کا بھی خیال مد نظر رکھا۔ آپ نے نہ صرف مساوات کے بارہ میں مثبت احکام جاری فرمائے۔ بلکہ منفی رنگ میں تہدیدی ارشادات بھی بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث ہے۔

"اذا کانت عند الرجل امرأتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلم یعدل بینہما جاء
یوم القیامۃ وشقہ
ساقط۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

کہ جب ایک شخص کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان دونوں میں مساوات کا سلوک روا نہ رکھے تو وہ قیامت کے روز ایسی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ کہ اس کا ایک حصہ گرا ہوا ہوگا گویا کہ وہ فالج زدہ ہے۔

اخلاقی و روحانی نگرانی

جہاں مرد عورتوں پر نگران ہیں اور بہت سے معاملات میں ان کا ایک حق یہ بھی ہے کہ بیویوں کی اخلاقی و روحانی نگرانی کی جائے۔ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں ایک محبت بھرا دل رکھتے تھے وہاں آپ کا قلب روحانی یہ بھی تقاضا کرتا تھا کہ مجھ سے تعلق رکھنے والے پاکیزگی اور تقدس کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوں۔ اور آیت قرآنی

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ
عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ
وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا۔
(احزاب آیت ۳۴)

کے مصداق ہوں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ:-

وَاْمُرْ اَہْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ
وَاصْطَبِرْ عَلَیْہَا
(سورہ طٰہٰ آیت ۱۳۳)

کہ اپنے اہل کو نماز کی ترغیب دلا اور اس طرح سے وہ نماز کے پابند ہو کر مصائب میں بھی ان کے پائے ثبات متزلزل نہ ہونگے اور وہ اسی حربہ سے ہی ہر مشکل کا سامنا کریں گے اور ایک حدیث بھی یہ ثابت کرتی ہے کہ مرد گھر کا راعی ہوتا ہے وہ ہر ممکن گھر کے ماحول کی اصلاح کرے اور وہ جوابدہ ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تادیب کا یہ عالم تھا کہ آپ اپنے گھر میں ایک مصلح اور معلم کی حیثیت رکھتے تھے اور کوئی موقعہ اصلاح اور تعلیم کا ضائع نہیں جانے دیتے تھے۔ قرآن شریف کی ایک مشہور آیت

قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَہْلِیْکُمْ
نَارًا"

پر نہایت پابندی کے ساتھ مگر نہایت خوبی سے عمل پیرا تھے اور یہ آپؐ کی تعلیم و تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ آپؐ کی ازواج مطہراتؓ اسلامی اخلاق و عادات اور اسلامی شعار کا بہت اعلیٰ نمونہ تھیں۔

واقعہ ایلاء ہی کو لے لیجئے کہ ازواج مطہرات گو شرف صحبت کی برکت سے تمام ابنائے جنس سے ممتاز تھیں تاہم بشریت بالکل معدوم نہ ہو سکتی تھی خصوصاً وہ دیکھتی تھیں کہ فتوحات اسلام کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے اور غنیمت کا سرمایہ اس قدر پہنچ چکا ہے کہ اس کا ادنیٰ حصہ بھی ان کی راحت و آرام کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ ان واقعات کا اقتضا تھا کہ ان کے صبر و قناعت کا جام لبریز ہو جاتا، تو اس پر انہوں نے رسول خدا سے ایک دن توسیع نفقہ کا تذکرہ کیا۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں آپؐ گھوڑے سے گر پڑے اور ساق مبارک پر چوٹ لگی آپؐ نے بالا خانہ پر خلوت نشینی اختیار فرمائی۔ یہ واقعہ بہت لمبا ہے، تاہم سورۃ احزاب رکوع چہارم میں آیت تخییر کا نزول بھی ہوا۔ اس میں تمام ازواج مطہرات نے اپنا مطالبہ واپس لے لیا۔ سبحان اللہ اس مربی اعظم نے کس طرح اپنی بیویوں کی تربیت فرمائی تھی کہ ان کے سامنے ساری دنیا کے اموال آپؐ کی رفاقت کے مقابلہ میں ہیچ نظر آنے لگے اور سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہمیں تو خدا اور اس کے رسول کی رفاقت و معیت چاہئے اور یوم آخرت کو ترجیح دی جس سے حضور بہت خوش ہوئے واقعہ ایلاء و تخییر سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح آپؐ نے "وَاہْجُرُوْہُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ" کے حکم پر عمل کرکے ازواج مطہرات کی اخلاقی تربیت فرمائی۔

جہاں تک عبادت کا تعلق ہے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ:-

عَنْ عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا
دخل العشر الاواخر
فی رمضان احیا اللیل
کلہ وایقظ اھلہ
وجد وشد المئزر"

(بخاری مسلم کتاب الصوم
باب العمل فی العشر
الاواخر من رمضان)

یعنی حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام رات بیدار رہ کر عبادت کرتے اور اپنے اہل و عیال کو بیدار رکھتے خوب کوشش میں لگ جاتے تھے اور کمر کس لیتے تھے اسی طرح امام بخاریؒ ایک اور حدیث لائے ہیں۔

عن ام سلمۃ رضی
اللہ عنھا ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم استیقظ
لیلۃ فقال سبحان
اللہ ماذا انزل اللیلۃ
من الفتنۃ ماذا
انزل من الخزائن
من یوقظ صواحب
الحجرات یارب کاسیۃ
فی الدنیا عاریۃ
فی الآخرۃ۔

(بخاری کتاب الصلوۃ باب تحریض
النبی علی صلوۃ اللیل
والنوافل)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ کتنی آزمائش کرتی ہے رات اور کس طرح خزائن مہیا کرتی ہے کون شخص ہے جو گھر والوں کو جگائے اور اکثر دنیا میں کپڑے پہننے والے آخرت میں حصہ نہیں پائیں گے۔

آنحضرتؐ کا دل ہر وقت بے چین رہتا کہ میرے اہل و عیال حقوق اللہ کی ادائیگی میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے ہوں اور اسی لگن اور دھن کی تکمیل کے لئے آپؐ وقتاً فوقتاً اہل و عیال کو بیدار کرتے اور ان کو بھی نوافل کی ادائیگی، صدقات و خیرات کرنے اور دیگر نیکیوں کی تلقین فرماتے تھے۔

الغرض محبت سچی شفقت میں دلداری میں غمگساری میں تعلیم و تربیت میں تادیب و اصلاح میں اور پھر مختلف بیویوں سے عدل و انصاف میں آپؐ ایک کامل نمونہ تھے اور جب تک انسانی وجود قائم ہے آپ کا کامل نمونہ دنیا کے لئے شمع ہدایت کا کام دے گا۔

خانگی امور میں ہاتھ بٹانا

آنحضرتؐ جس قوم میں پیدا ہوئے وہ فخر و مباہات میں اور قبیلوں میں خاص طور پر مشہور تھی اور حشم و خدم کو مایہ ناز جانتی تھی۔ عرب سردار باوجود ایک غیر آباد ملک کے باشندے ہونے کے بیسیوں غلام رکھتے تھے اور اپنے گھروں کا کام کاج کرواتے تھے لیکن عرب جیسے ملک میں رہ کر جہاں دوسروں کو غلام بنا کر حکومت کرنا فخر سمجھا جاتا تھا اور جو روم و ایران جیسی متمدن حکومتوں کے درمیان واقع تھا کہ ایک طرف ایرانی عیش و عشرت انتہا پر تھی تو دوسری طرف رومی زیبائش و آرائش کے سامان دلوں کو اپنی طرف کھینچ رہے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا گھرانہ جو ... اور پھر ان کی باتوں سے بالکل متاثر نہ ہونا ہی آپ کے کردار کو ظاہر کرتا ہے۔

آپ کوئی معمولی ہستی نہ تھے بلکہ تمام مخلوقات کے مرجع افکار تھے لوگ آپ سے خوف کھاتے تھے۔ شاہ آپ سے لرزہ براندام ہوتے تھے حکومتوں کے ایلچی پیغام لاتے۔ آپؐ ان سے خط و کتابت کرتے اس صورت میں بظاہر اپنا رعب قائم کرنے کے لئے ضروری تھا کہ ایک گروہ غلاموں اور لونڈیوں کا ساتھ ہوتا مگر آپؐ کی سعید فطرت انسانوں میں مساوات قائم کرنے کے لئے سرگرم پیکار رہتی تھی۔ آپؐ نے اسی جذبہ کو پیش کرنا تھا کہ انسان سب برابر ہیں نوکر و آقا میں مساوات ہے اسلئے اگر گھر کا کام کاج اور دوسری ضرورت کی اشیاء اگر خود سرانجام دے لیں تو ان کے کردار کی بلندی کا اظہار ہوتا ہے نہ کہ پستی کا۔ اور عملی نمونہ بھی یہی بتاتا ہے چنانچہ طبقات ابن سعد جلد ۱ میں آتا ہے کہ خود اپنے کپڑوں کی مرمت کر لیتے اپنی جوتی خود گانٹھ لیتے خود گھر میں جھاڑو دے لیتے اپنے اونٹ کو باندھتے اور اس کے آگے چارہ ڈالتے۔

اسی طرح مشکوۃ میں آتا ہے کہ کسی سائل کو دینا ہوتا تو اپنے ہاتھ سے دے آتے خود اپنی بکریوں کا دودھ دوہ لیتے تھے یہی نہیں بلکہ آپ دوسروں کا کام سرانجام دینے میں فخر محسوس کرتے۔ اپنی بیویوں کے ساتھ بھی ہر کام میں ہاتھ بٹاتے چنانچہ حدیث پاک ہے کہ:-

عن الاسود بن یزید سألت
عائشۃ رضی اللہ عنہا
ما کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یصنع فی البیت قالت
کان فی مھنۃ اھلہ
فاذا سمع الاذان خرج"

(بخاری جزء ثالث باب خدمۃ الرجل
فی اھلہ)

اسودؒ بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اکرمؐ گھر میں کیا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ بیویوں کے ساتھ کام کاج میں ہاتھ بٹاتے تھے اور جب اذان ہو جاتی تو نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے

قالت کان یکون فی مھنۃ
اھلہ تعنی فی خدمۃ اھلہ
فاذا حضرت الصلوۃ خرج
الی الصلاۃ (بخاری)

کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ گھر کے کام کاج میں یعنی بیویوں کے ساتھ گھر کے کام میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ پس جب نماز کا وقت ہو جاتا تو تشریف لے جاتے۔

غرضیکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اخلاق و عادات سے ہر میدان میں ہماری راہنمائی فرمائی ہے اور ہمارے ایسے اصول چھوڑے ہیں جو کہ ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۶۳

مَیں محمودہ بیگم زوجہ ملک فتح محمد صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری۔ عمر ۵۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن وسن پورہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۶۰۰ روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۷۰۰ روپے۔
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ محمودہ بیگم محمدی محلہ مکان ۲۵ گلی ۳ وسن پورہ۔ لاہور
گواہ شد۔ رحمت اللہ ولد خدا بخش صاحب لاہور۔
گواہ شد۔ چوہدری محمد اسلم لاہور

مسل نمبر ۲۲۵۶۴

مَیں محمد ابراہیم قریشی ولد محمد عبداللہ قریشی صاحب۔ قوم قریشی عمر ۷۰ سال۔ بیعت ۱۹۰۴ء تحریری۔ ساکن رحیم یار خان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ ایک عمارت مکان واقع محلہ حاجی پورہ شہر سیالکوٹ جس کے ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ میرے حصہ کی موجودہ قیمت -/۸۰۰۰ روپے۔
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ محمد ابراہیم قریشی ولد محمد عبداللہ صاحب ۱۰۲/۱۳ اسٹیلائٹ ٹاؤن رحیم یار خان۔
گواہ شد۔ عبدالمجید ولد چوہدری اللہ دتہ صاحب رحیم یار خان۔
گواہ شد۔ رشید احمد قریشی ولد محمد ابراہیم صاحب رحیم یار خان۔

مسل نمبر ۲۲۵۶۵

مَیں عبدالقدیر خان ولد عبدالرحیم خان صاحب۔ قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۶ ۱/۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن فیکٹری ایریا شاہدرہ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ ایک مکان پختہ دس مرلے مالیتی -/۴۰،۰۰۰ روپے۔
۲۔ ایک پلاٹ خالی ۵ مرلہ مالیتی -/۵،۰۰۰ روپے
۳۔ " " " ۱ مرلہ مالیتی -/۳،۰۰۰ روپے
۴۔ نقد بصورت انعامی بانڈ -/۲،۰۰۰ روپے
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ عبدالقدیر خان۔ رسول نگر وندالہ روڈ شاہدرہ لاہور۔
گواہ شد۔ محمد صادق صدر جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور۔
گواہ شد۔ حمید احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب۔ شاہدرہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۵۶۹

مَیں بشریٰ صدیقہ زوجہ منیر احمد صدیقی صاحب۔ قوم قریشی۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن پشاور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۵۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۵ ۱/۲ تولہ مالیتی -/۴۰۰۰ روپے۔
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ مَیں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ بشریٰ صدیقہ ع/و نسیم احمد صدیقی ۱۰۔ القریش سٹریٹ گلبرگ روڈ پشاور
گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد شفیع صدر جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں و صدر موصیان وصیت ۲۳۳۳۔
گواہ شد۔ ناصر احمد ولد چوہدری عبدالمجید صاحب محاسب جماعت احمدیہ پشاور۔

مسل نمبر ۲۲۵۶۷

مَیں حسین بی بی بیوہ چوہدری اللہ دتہ صاحب قوم جٹ رندھاوا پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال۔ بیعت ۱۹۳۲ء۔ ساکن راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ زرعی اراضی ایک ایکڑ دو کنال مربع کوٹلہ تحصیل راجن پور مالیتی -/۲۵۰۰ روپے
مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین سے ہے مَیں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ حسین بی بی بیوہ چوہدری اللہ دتہ صاحب راجن پور۔ ڈیرہ غازیخان۔
گواہ شد۔ میاں اقبال احمد ایم۔ اے ایڈووکیٹ راجن پور۔
گواہ شد۔ غلام نبی ارائیں ولد چوہدری نظام الدین صاحب راجن پور۔

مسل نمبر ۲۲۵۶۸

مَیں ایس ایم جلیل احمد ولد حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری مرحوم۔ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۱۰۰ روپیہ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد۔ ایس۔ ایم۔ جلیل احمد۔ 45-D بلاک Block P.E.C.H.S کراچی۔
گواہ شد۔ ایم۔ اے سعید ولد ابوالحسن صاحب۔ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ۔ ایس کراچی۔
گواہ شد۔ محمود احمد مبشر ولد صوفی محمد الدین صاحب کراچی۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے داماد مکرم ملک سعید احمد صاحب اشرف ولد مکرم صوبیدار ملک شرافت احمد صاحب (مرحوم) کو ۸ جون کو اچانک دل کا دورہ پڑا ہے۔ حالت تشویشناک ہے "ملتان ہسپتال" ملتان میں زیر علاج ہیں۔ تمام احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
(حکیم محمد صدیق۔ دواخانہ طب جدید ربوہ)

۲۔ چار ماہ ہوئے خاکسار کا بازو اتر گیا تھا گو بازو اب ٹھیک ہے لیکن باوجود کافی علاج معالجہ کے درد نہیں جارہا۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(محمد حسین سابق خادم مسجد مبارک ربوہ)

۳۔ مخلص احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے لئے دعا فرمائیں میں آجکل بعض ذہنی اور مالی مشکلات سے دوچار ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے۔ آمین
حامد علی رضا (ٹھیکیدار)
معرفت [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

حضرت امام محمدؒ بن سیرین الانصاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام محمدؒ بن سیرین الانصاریؒ (المتوفّٰی ۹ر شوال ۱۱۰ھ/ ۷ر جنوری ۷۲۹ء) بصرہ کے کبار تابعین میں سے تھے۔ حضرت انس بن مالکؓ، حضرت زیدؓ بن ثابت، حضرت حسن بن علی المرتضیٰ؈ اور دیگر متعدد جلیل القدر صحابہ اور صحابیات کی زبان سے آپ نے احادیثِ رسولؐ سنیں اور شعبیؒ، قتادہؒ، ثابتؒ، خالد الحذاءؒ وغیرہ بہت سے ثقہ اور معتبر راویوں نے آپ کے توسط سے علم و معرفت کے انمول اور لافانی خزانہ کو اگلی نسلوں میں منتقل کرنے کا شرف پایا۔ (تہذیب التہذیب للعسقلانی جلد ۹ صفحہ ۲۱۴-۲۱۶ مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء)۔

حضرت ابن سیرینؒ اپنے دور کے بہترین قاضی، نامور فقیہہ اور علمِ تعبیر کے مسلّمہ امام تھے۔ متقدّمین اور متاخرین میں اُن کو اس علم میں حجت اور سند کی حیثیت حاصل ہے۔ حضرت علّامہ ابوالفضل حسین ابن ابراہیم محمدؒ تفلیسی رحمۃ اللہ علیہ نے کامل التعبیر کے دیباچہ میں اپنے ماخذوں میں حضرت دانیال حکیم اور حضرت امام جعفر صادقؒ کے بعد تیسرے نمبر پر آپ کا بالخصوص ذکر کیا ہے۔ اسی طرح نویں صدی ہجری کے عالم ربانی سیّدی خلیل بن شاہین الظاہری نے "الاشارات فی علم العبارات" میں آپ سے استفادہ کا اعتراف کیا ہے۔ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

"یکونُ فی ھٰذہ الامۃِ خلیفۃ خیرٌ من ابی بکر و عمر قیل خیرٌ منھما؟ قال قد کاد یفضل علی بعض الانبیاءِ"۔

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۶ از نواب صدیق حسن خان قنوجی مطبوعہ مطبع شاہجہانی بھوپال ۱۲۹۱ھ/ ۱۸۷۴ء)

ترجمہ:۔ اس اُمت میں ایک خلیفہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بھی بڑا ہوگا۔ پوچھا گیا کیا ان دو خلفاء سے بھی بڑا ہوگا؟ حضرت امام محمدؒ بن سیرینؒ نے جواب دیا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ خلیفہ بعض انبیاءؑ سے بھی افضل ہو۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم فتح محمد صاحب مشر کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کی بائیں آنکھ کا آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ ہو گیا ہے احباب بینائی کی پوری طرح بحالی کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ الحاج نواب زادہ محمد امین خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ .... عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

۳۔ میرے والد مکرم چوہدری محمد علی صاحب ظفر عرصہ دو ماہ سے درد گردہ کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ آپریشن ہونے والا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے اور انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(شوکت علی ابن چوہدری محمد علی صاحب ظفر)

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے ہم زلف مکرم ناصر علی صاحب بھٹی جیولوجسٹ کو چار بچیوں کے بعد مورخہ ۴ر مئی کو لاہور میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر محمد بخش صاحب آف جھنگ کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر احسان علی صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں مولا کریم اپنے فضل سے نومولود کو درازیٔ عمر عطا فرما کر والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دین و دنیا کے حسنات سے نوازے۔ آمین۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(محمد عمر بشیر احمد چنیوٹی)

۲۔ میرے بھائی عبدالباری صاحب آف اسلام آباد کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے اور میرے داماد چوہدری مسعود احمد صاحب آف لائل پور کو دوسرا بچہ عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت میرے بھتیجے کا نام عبدالعلی اور میرے نواسے کا نام مسرور احمد تجویز فرمایا ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو نیک، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

غلام باری سیف
استاد جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس برائے خواتین

لڑکیوں کے لئے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس یکم جولائی سے ۲۱ر جولائی تک تین ہفتوں کے لئے مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ جو بچیاں اس میں شمولیت اختیار کرنا چاہتی ہیں وہ ۳۰ر جون کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔

تمام لجنات کی صدروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی ممبرات کو کلاس میں شمولیت اختیار کرنے کی تحریک کریں۔ کوئی لجنہ ایسی نہ ہو جس کی ممبر اس میں شریک ہونے سے رہ جائے۔ کم از کم مڈل پاس طالبہ اس کلاس میں آسکتی ہے۔ اس سے کم نہ آئیں۔ ایک جگہ سے زیادہ آنے کی بجائے ہر گھر سے نمائندگی ہونی چاہیئے۔ طالبات اپنے ہمراہ پلیٹ، ایک پرچ پیالی، چمچہ اور گلاس لے کر آئیں۔ بڑی خواتین اگر آئیں تو بچے ساتھ نہ لائیں۔ لڑکیوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اپنے چھوٹے بہن بھائی ساتھ نہ لائیں کسی بچے والی کو قیام گاہ میں رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ آتے وقت ماں باپ اس بات کی نگرانی کریں کہ لڑکی اپنا برقعہ ساتھ لا رہی ہے یا نہیں۔ ابھی سے تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ کو شامل کریں اور نام پہلے بھجوا دیں تا ان کی رہائش کا تعداد کے مطابق انتظام کیا جا سکے۔

خاکسار
مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

بازیافتہ رقم

ایک رومال میں ایک چٹ اور کچھ رقم پڑی ملی ہے۔ جس کی ہو نشانی بتا کر نظارت امورِ عامہ سے حاصل کر لے۔

(ناظر امورِ عامہ۔ ربوہ)